

ادبیت

گل رنگیں

جباب الم مظفر نگری

لے گل رنگیں ازل سے گلستاں پرور ہے تو
 ہے فضائے گلستاں معمور موج نور سے
 ری رنگینی کا منظر جلوہ عام چمن
 زاہراک برگ رنگیں اس طرح ہے جلوہ زرا
 ندگی بخش گلستاں ہے تری جلوہ گری
 ہے شفق کی سرخیوں میں اختر روشن جبین
 از حسن و عشق کا غماز ہے جلوہ ترا
 ست رکھتا ہے تجھے صہبائے الفت کا خمار

کائنات رنگ بو کا دل کشا منظر ہے تو
 تیرا جلوہ کم نہیں ہے شمع بزم طور سے
 ہے تری خوشبو سے قائم مستی شام چمن
 کوئی شہ پارہ ہو جیسے برق طور حسن کا
 تو فضائے باغ کو دیتا ہے ہر دم تازگی
 دامن رنگیں میں تیرے گوہر شبنم نہیں
 مظہر خون شہید ناز ہے جلوہ ترا
 جھومتا ہے یوں سر شاخ چمن جو بار بار

لے رہا ہے لطف زخم غمزہ قاتل سے تو

آگہی رکھتا ہے شاید درد کی منزل سے تو

مہر تری نظروں میں کیوں لے حاصل خامشی
 یہ تو، سوز و فاسے کون ہے اندوہ گیں
 وہ ذرہ ملتفت ہے جانب فریاد عشق
 ناپتی ہے زبان حال سے گرم سخن
 دل ہے آئین چمن سے تھکواتنی بے رخی

بلبل شیدا کے نالے ہیں فقط اک دل لگی
 حسنِ کامل کیلئے اتنا بھی کیا لازم نہیں
 عبرت آموز چمن ہے نالہ بر باد عشق
 باغ کی خاموشیاں ہیں حاصل صد سخن
 تو شریک بزم بھی ہے بزم سے بیگانہ بھی

ہے یہاں جو بھی وہ سر گرم سخن ہے بر محل

ایک تو ہے صرف پابندِ سکوتِ مستقل

اس کی میں واقف ہوں ہے جانِ چمن جانِ بہار
 بزمِ عالم میں ہے جو ضبط و سکوں کی آشنا
 ہیں تحمل کے نتیجے شرحِ تقدیرِ حیات
 یہ تو سب سچ ہے مگر اے نو بہارِ زندگی
 قطرہ قطرہ بھر ہستی کا سکوں آمیز ہے
 چپ ہی رہتی ہے کلی اس کو صبا چھڑے ہزار
 مطربِ شام و سحر کے راگ ہیں سب بے خلل
 تو بھی اک تقریر کرا ایسی چمن میں صاف صاف

پردہ دارِ رازِ ہستی ہے خموشی کا وقار
 کامیابِ زندگی ہے وہ یہاں صبح و مسا
 صبر و استقلال سے ہوتی ہے تعمیرِ حیات
 وقت پر خاموش رہنا بھی تو ہے دانستی
 جب اٹھا طوفان تو پھر ہر موج طوفان خیز
 وقت پر لیکن صدا اس کی ہے اعلانِ بہار
 کیونکہ ہر آواز سازِ دہر کی ہے بر محل
 جس سے ہو رازِ حقیقت کا سراسر انکشاف

التجاء دارم کہ اے بیگانہ ذوقِ سخن
 شو حریفِ نالہ ہائے زار بلبلِ در چمن

نغمہ جاوید

جناب فرید جاوید

جنوں نے چھیڑ دی شاید حدیثِ رندانہ
 برس رہی ہے فضاؤں سے مستقلِ مستی
 نگاہ کھیل رہی ہے اک اور عالم سے
 نہ دیکھ یوں مری جانبِ اداس آنکھوں سے
 ندیم تجھ کو مرا احترام لازم ہے
 ابھارتا ہوں وہ جذبے کہ دلہری آجائے
 نرولِ رحمت پروردگار ہے جاوید

مچل رہی ہے رگ و پے میں روحِ میخانہ
 نہ میکرہ ہے نہ ساقی، نہ مے، نہ پیمانہ
 نگاہ میں ہے یہ عالمِ تمام افسانہ
 گزارنی ہے تجھے زندگی جدا گانہ!
 مرا شعارِ محبت ہے بے نیازانہ
 سوارِ تاپوں خدو خالِ حسنِ جانانہ
 غزلِ سرا ہے سرِ شام کون دیوانہ